قرآنی بیان

المدد یا غوثِ پاک......!!

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمۂ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

27-October-2023

جمعة المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

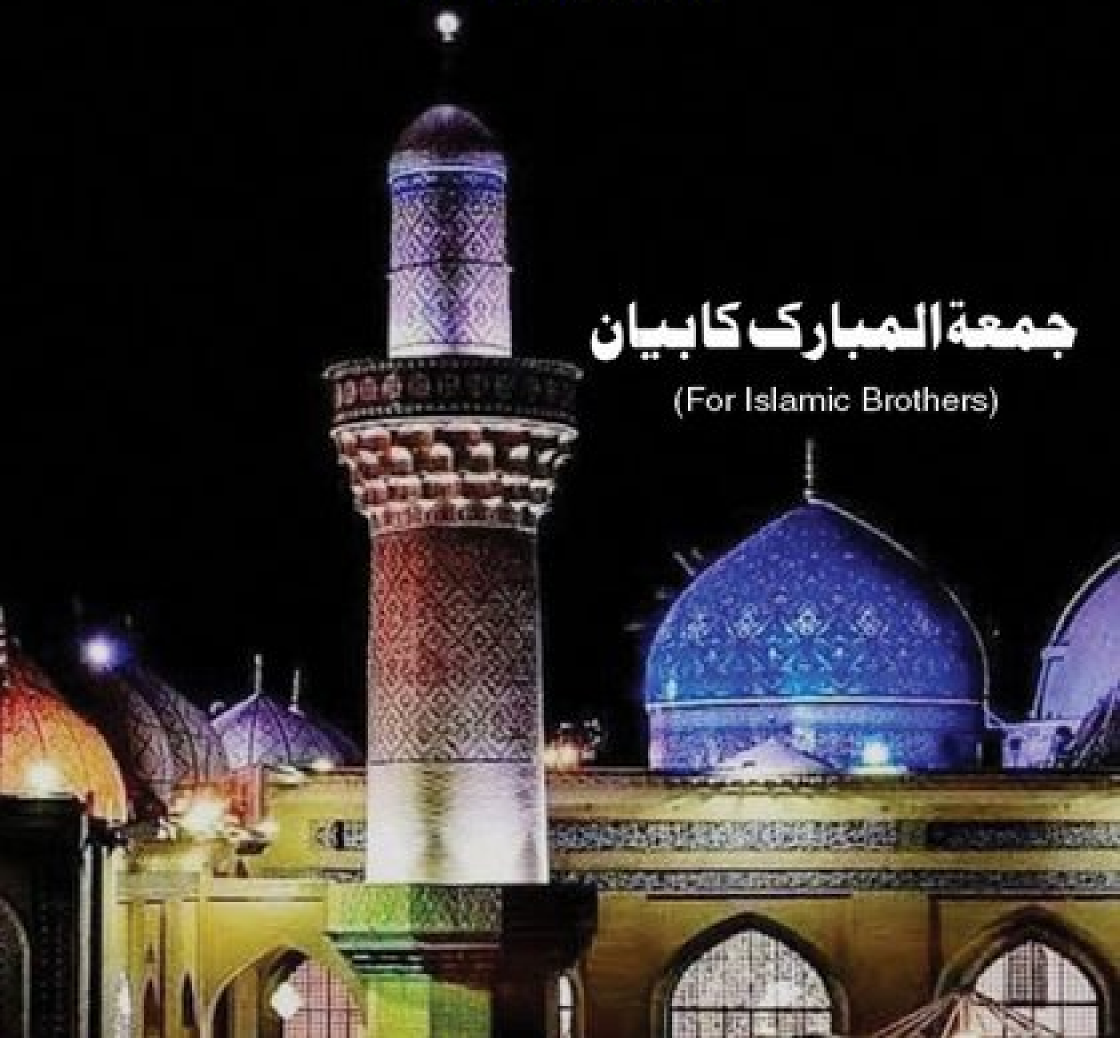

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ اَئمّہ مساجِد کے تحت مساجِد کے لئے

27 اکتوبر، 2023ء کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

المدد یاغوثِ پاک...!!

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿..جوتی مُبارک نے ڈاکوؤں کا کام تمام کردیا
- ✿..بعدِ وِصال مدد کیوں مانگیں؟
- ✿..ولیوں کی مدد اللہ پاک ہی کی مدد ہے
- ✿..گیارہویں شریف کی برکات

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر دُرُود پڑھنے والے کا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے اور میں اس کے لئے دُعا کرتا ہوں، اس کے عِلاوہ دُرُود پڑھنے والے کے لئے 10 نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں۔[1]

ہے کرم ہی کرم کہ سنتے ہیں | آپ خوش ہو کے بار بار دُرُود[2]

پیارے اسلامی بھائیو! دُرُود پاک پڑھنے کے بہت سارے فضائل ہیں مگر اس فضیلت کی بات ہی نِرالی (Unique) ہے، جو بندہ دُرُود شریف پڑھتا ہے، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کے لئے دُعا فرماتے ہیں۔ واہ! سُبْحٰنَ اللّٰہ! جانتے ہیں، اس دُعا کی برکات کیا ہیں؟ ❁ دُعائے مصطفےٰ کی بَرَکت سے نصیب چمک جاتے ہیں ❁ آفتیں بلائیں (Calamities) ٹلتی ہیں ❁ مشکلات (Hardships) حل ہوتی ہیں ❁ بگڑی بنتی ہے ❁ دُنیا و آخرت سنور جاتی ہیں ❁ ہاں! ہاں! دُعائے مصطفےٰ ہی تو ہے، جس کی برکت سے چاند (Moon) 2 ٹکڑے ہو جاتا ہے ❁ ڈوبا سُورج (Sunset) پلٹ آتا ہے ❁ اس دُعا کی برکت سے مُردے زندہ ہو جاتے ہیں

---

1 ...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ: 133۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 125۔

دِلوں کے اندھے ہدایت پا جاتے ہیں اور سُبْحٰنَ اللہ! دُعائے مصطفےٰ کی کیا شان ہے...!! ربِّ کریم فرماتا ہے:

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ (پارہ:11، التوبۃ:103)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور ان کے حق میں دُعائے خیر کرو بیشک تمہاری دُعا ان کے دِلوں کا چین ہے۔

کس کس کو دِل کا سکون (**Peace of Heart**) چاہیے؟ کون کون اپنی بگڑی بنانا چاہتا ہے؟ کون کون دُنیا و آخرت کی بھلائیوں کا طلب گار ہے؟ یقیناً ہم سب ہیں۔ اس کے لئے کیا کرنا ہے؟ بہت آسان (**Easy**) کام...!! دُرُودِ پاک پڑھا کیجئے! ہم دُنیا کے کسی بھی کونے میں بیٹھ کر دُرُودِ پاک پڑھیں، ہمارا دُرُود بارگاہِ رِسالت میں پہنچتا ہے اور حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، میں اس کے لئے دُعا کرتا ہوں۔

اس جوابِ سلام کے صدقے! تا قیامت ہوں بے شمار سلام
میری بگڑی بنانے والے پر بھیج اے میرے کِردگار سلام
اس پناہِ گنہگاراں پر یہ سلام اور کروڑ بار سلام [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾

صَدَقَ اللہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ:6، سورۂ مائدہ کی آیت: 55 اور 56 سننے کی سَعادت

---

[1]...ذوقِ نعت، صفحہ:170-171 بتقدم و تاخر۔

حاصِل کی، یہ دونوں ہی بہت ایمان افروز (**Faith-Inspiring**) آیات ہیں، ان آیات میں ہم ایمان والوں کو کچھ اَہَم (**Important**) اور بنیادی تعلیمات (**Basic Teachings**) دِی گئی ہیں اور ساتھ ہی وہ لوگ جو اپنے دِل میں طرح طرح کے وسوسے پالے رکھتے ہیں، ان آیات میں ان وسوسوں کی بھی اچھی طرح کاٹ ہے۔ آیئے! ان آیاتِ کریمہ کی قدرے وضاحت (**Explanation**) سنتے ہیں:

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک نے فرمایا:

اِنَّمَا

یہ کلمۂ حَصَر ہے یعنی اس کا معنیٰ ہوتا ہے: صِرف۔ کیا صِرف؟ فرمایا:

وَلِيُّكُمُ	ترجمہ کنزُالعِرفان: تمہارے دوست

لفظِ **وَلِیُّ** کے کئی معانی ہیں مگر عُلَمائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: اس آیت میں لفظِ **وَلِیُّ** کے 2 ہی معنیٰ مُراد لئے جاسکتے ہیں: **(1):** مددگار **(2):** محبوب، پیارا، دوست۔[1] اس لحاظ سے آیتِ کریمہ کا معنیٰ بنے گا: **(1):** تمہارے محبوب، تمہارے دوست **(2):** دوسرا معنیٰ ہوگا: تمہارے مددگار صِرف وصِرف یہی ہستیاں ہیں، وہ کون کون ہیں؟ فرمایا:

اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ (پارہ:6، المائدہ:55)	ترجمہ کنزُالعِرفان: صرف اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

---

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:6، المائدۃ، زیر آیت:55، جلد:4، صفحہ:383۔

یہ 3 ہستیوں کا ذِکر ہے (1): اللہ پاک (2): اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم (3): نماز قائِم کرنے والے، زکوٰۃ دینے والے، رکوع کرنے والے نیک سیرت، کامِل مسلمان۔ یعنی اللہ پاک بھی تمہارا مددگار ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی تمہارے مددگار ہیں اور اللہ پاک کی عطا سے، اس کی توفیق سے، اس کی دِی ہوئی طاقت (**Power**) سے نیک سیرت کامِل مسلمان بھی تمہارے مددگار ہیں اور صِرف یہی مددگار (**Helpful**) ہیں، ان کے عِلاوہ کسی کافِر، غیر مسلم، مُشرِک، اللہ پاک کے نافرمان (**Disobedient**) کو اپنا دوست (**Friend**)، پیارا اور مددگار ہرگز مت بناؤ!

معلوم ہوا؛ صِرف اللہ پاک کو مددگار ماننا، اس کے عِلاوہ ہر مدد (**Help**) کو شرک و بدعت قرار دینا، بالکل 100٪ غلط (**Wrong**) ہے۔ اللہ پاک ہمیں صاف صاف فرما رہا ہے کہ اللہ پاک بھی تمہارا مددگار ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی تمہارے مددگار ہیں اور تمام مُتقی مسلمان بھی تمہارے مددگار ہیں۔ لِہٰذا جو بندہ شیطانی وسوسوں میں آکر اللہ پاک کے مقبول بندوں کی مدد کا انکار کرتا ہے، وہ اس آیتِ کریمہ کا اِنکاری ہے۔ اللہ پاک ہمیں سلامتی (**Safety**) نصیب فرمائے۔ الحمد للہ! ہم غلامانِ رسول ہیں، غلامانِ اَولیا ہیں، ہم اللہ پاک سے بھی مدد مانگتے ہیں اور چونکہ رَبِّ کریم نے اپنے محبوب بندوں کو بھی ہمارا مددگار بنایا ہے، لِہٰذا قرآنی تعلیمات پر عَمَل کرتے ہوئے ہم اس کے محبوب بندوں سے بھی مدد مانگا کرتے ہیں۔ اس مدد مانگنے کی برکات کیا ہیں؟ اللہ پاک کو، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو، اللہ پاک کے محبوب بندوں کو اپنا مددگار ماننے کی برکات کیا ہیں؟ یہ بھی قرآنِ کریم ہی سے سُن لیجئے! بڑی ایمان افروز بات ہے، اس سے اگلی ہی آیت میں اللہ

پاک فرماتا ہے:

وَ مَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ۠ (۵۶) (پارہ:6، المائدہ:56)	ترجمہ کنزُالعِرفان:اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بیشک اللہ ہی کا گروہ غالِب ہے۔

یعنی جو اللہ پاک سے مَحبّت کرتا ہے، رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرتا ہے، نیک سیرت متقی مسلمانوں سے مَحبّت کرتا ہے، اللہ پاک کو بھی اپنا مدد گار مانتا ہے، رسولِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اپنا مدد گار مانتا ہے، اللہ پاک کے محبوب بندوں کو بھی اپنا مدد گار تسلیم کرتا ہے، ایسے خوش نصیب (**Lucky**) اور خوش عقیدہ لوگ اللہ پاک کا گروہ ہیں اور اللہ پاک کا گروہ کبھی مَغلُوب (**Submissive**) نہیں ہوتا، ہمیشہ غالِب (**Dominant**) ہی رہتا ہے۔

دشمن اگرچہ گھات میں ہے کوئی غم نہیں	ان کی مدد رہے تو بگاڑ اپنا کیا سکے
عطّار تیرے حامی و ناصِر ہیں مصطفےٰ	کس کی مجال ہے کہ جو تجھ کو دبا سکے [1]

جوتی مُبارک نے ڈاکوؤں کا کام تمام کردیا

شیخ ابو عَمرو اور شیخ عَبْدُ الْحَق حَرِیمی رَحمۃُ اللہِ علیہما فرماتے ہیں: 555 ہجری کی بات ہے، 3صَفَرُ الْمُظَفَّر اتوار (**Sunday**) کو ہم حُضُورِ غوثِ اعظم شیخ عَبْدُ الْقَادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مدرسے میں حاضِر تھے، اس وقت حُضُورِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کھڑائیں (یعنی لکڑی کے چپل) پہنے اور وُضو فرمایا، وُضو فرمانے کے بعد آپ نے 2رکعت نَفْل ادا کئے، نماز سے

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:412ملتقطاً۔

فارِغ ہو کر آپ نے بلند آواز سے پُکار کر کچھ کہا اور ایک کھڑاؤں (یعنی لکڑی کے چپل کو) ہوا میں پھینک دیا، پھر اسی طرح دوسری کھڑاؤں کو بھی پھینکا، دونوں کھڑائیں ہماری نَظَر سے غائِب ہو گئیں۔ آپ دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ ہم میں سے کسی کو واقعہ (**Incident**) معلوم کرنے کی جُرأت نہ ہوئی۔

23 دن گزرنے کے بعد غوثِ پاک رَحمۃُ اللہ عَلَیۡہ کے مدرسے میں ایک قافلہ آیا، قافلے والوں نے کہا: ہم نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہ عَلَیۡہ کی خِدمت میں نذرانہ پیش کرنا ہے۔ چنانچہ ہم نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہ عَلَیۡہ سے اجازت (**Permission**) طلب کی۔ فرمایا: قافلے والوں کو اندر آنے دو اور جو کچھ وہ دیں لے لو! ہم نے قافلے والوں کو اندر آنے دیا، انہوں نے بہت سا سامان پیرانِ پیر حضور غوث پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی بارگاہ میں نذرانہ پیش کیا، اس سامان میں حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہ عَلَیۡہ کی مُبارک کھڑائیں (یعنی لکڑی کی چپلیں) بھی تھیں۔ یہ دیکھ کر ہمیں حیرت ہوئی، ہم نے قافلے والوں سے پوچھا: یہ کھڑائیں تمہیں کہاں سے ملیں؟ وہ بولے: 3 صَفَرُ الْمُظَفَّر کی بات ہے، ہم پر ڈاکوؤں (**Bandits**) نے حملہ (**Attack**) کیا، ہمارے بہت سے افراد قتل (**Kill**) کر دیئے اور سامان بھی لوٹ لیا۔ ڈاکو (**Bandit**) ہمارا مال ایک طرف لے جا کر آپس میں تقسیم (**Distribute**) کر رہے تھے، اس وقت ہم نے نیت کی کہ غوثِ پاک شَیخ عَبۡدُ الْقَادِر جِیلانی رَحمۃُ اللہ عَلَیۡہ ہماری مدد (**Help**) فرمائیں اور ہم اس مصیبت (**Trouble**) سے بچ جائیں تو غوثِ پاک رَحمۃُ اللہ عَلَیۡہ کی خِدمت میں نذرانہ پیش کریں گے۔

ابھی ہم آپس میں یہ بات کر ہی رہے تھے کہ جنگل (**Forest**) میں 2 بلند آوازیں

سُنائی دِیں، جن سے سارا خاموش جنگل گونج اُٹھا، ڈاکو بھی ڈر گئے۔ پھر چند ہی لمحوں بعد ایک ڈاکو ڈرا سہما ہمارے پاس آیا اور بولا: آؤ! تم اپنا مال لے لو! اور دیکھو ہمارا کیا حال ہوا ہے؟ ہم جلدی سے ڈاکوؤں کے قریب پہنچے، دیکھا: اِن کے دونوں سردار مردہ (**Dead**) پڑے ہیں اور اِن کے پاس غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی یہ مُبارک کھڑائیں رکھی ہیں۔ بَس ہم نے کھڑائیں اُٹھائیں، اپنا مال لیا اور غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی خِدمت میں نذرانہ پیش کرنے حاضِر ہو گئے۔[1]

اَسِیروں کے مُشکِل کُشا غوثِ اعظم!	فقیروں کے حاجَت رَوا غوثِ اعظم!
گِھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا	مدد کے لئے آؤ یاغوثِ اعظم!
ترے ہاتھ میں ہاتھ مَیں نے دیا ہے	ترے ہاتھ ہے لاج یاغوثِ اعظم![2]

سُبْحٰنَ الله! پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جو بندہ الله پاک کو مددگار مانے، رسولُ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا حامی و ناصِر تسلیم کرے اور الله پاک کے نیک بندوں کو مددگار مانے، اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! وہ ہر میدان میں کامیاب و کامران (**Successful**) رہتا ہے، الله پاک اور اس کی عطا سے اس کے پیارے رسول صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور اَوْلیائے کرام اس کی مدد فرماتے اور ہر مشکل (**Difficulty**) سے نجات دلاتے ہیں۔

کہا جس نے یَاغَوْث اَغِثْنِی تو دَم میں	ہر آئی مصیبت ٹلی غوثِ اعظم![3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...بَہْجَۃُ الْاَسْرَار، ذکر فصل من کلامہ مرصعابشئی من...الخ، صفحہ:132 خلاصۃً۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:180۔
3 ...سامانِ بخشش، صفحہ:119۔

بعدِ وِصال مدد کیوں مانگیں؟

بعض لوگوں کے دِل میں وسوسہ آتا ہے کہ جو اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم، نیک لوگ زندہ ہیں، ان سے تو مدد مانگ لی جائے مگر جو وفات پاگئے، آخِر اُن سے مدد کیسے مانگ سکتے ہیں؟ اس وسوسے کا سادہ سا جواب ہے کہ بیشک اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم دُنیا سے پردہ فرماتے ہیں، ان کی رُوح قبض کی جاتی ہے، ان پر موت طارِی ہوتی ہے مگر اللہ پاک کی عطا سے، اس کے فضل و کرم سے اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم اپنے مزارات (**Shrines**) میں زندہ ہوتے ہیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴿۱۵۴﴾ (پارہ:2، البقرۃ:154)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں صاف صاف فرما دیا گیا کہ جو اللہ پاک کے رستے میں شہید ہو جائیں، انہیں مُردہ نہ کہو، وہ زندہ ہیں، تم ان کی زندگی (*Life*) کا شُعُور نہیں رکھتے، اب یہ آیتِ کریمہ واضح طور پر شہید کی زندگی کو ثابت کر رہی ہے مگر سُوال ہے: شہید کون؟ وہ جو غیر مسلموں سے جنگ کرتے ہوئے شہادت پا جائے؟ نہیں...!! صِرف وہ نہیں بلکہ شہید اور بھی بہت سارے ہیں۔ **مسندِ امام احمد بن حنبل** میں **حدیثِ پاک** ہے، تاجدارِ کائنات، مکی مَدَنی سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ اَكْثَرَ شُهَدَاءِ اُمَّتِیْ لَاَصْحَابُ الْفُرُشِ یعنی میری اُمت کے زیادہ تر شہید وہ ہیں، جنہیں بستر پر موت آتی ہے، وَرُبَّ قَتِيْلٍ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ اللهُ اَعْلَمُ بِنِيَّتِهٖ یعنی ورنہ کتنے دورانِ جنگ مرنے والے ایسے ہیں کہ ان کی نیت بس

اللہ پاک ہی بہتر (*Better*) جانتا ہے۔[1]

معلوم ہوا! شہید صِرف وہ نہیں جو جنگ میں شہادت پا جائے بلکہ اُمّت کے زیادہ تر شہدا وہ ہیں جنہیں فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ (یعنی نیکیاں کرتے ہوئے، اللہ ورسول کی اطاعت میں) بستر پر موت آتی ہے۔ آپ خُود غور فرمایئے! **حدیثِ پاک** میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنے (یعنی نفس کو سدھارنے) کو **جہادِ اَکْبَر** قرار دیا گیا ہے[2] تو جو **جہادِ اَصغَر** کرے یعنی غیر مسلموں کے ساتھ جنگ کرے، شہید ہو جائے وہ تو زندہ ہے، رَبّ فرماتا ہے: اسے ہر گز مردہ مت کہو! تو جو **جہادِ اَکْبَر** کرنے والے ہیں، وہ پھر زندہ کیوں نہیں ہوں گے...؟

یقیناً اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم اپنے مزارات میں زندہ ہیں اور اللہ پاک کی عطا سے، اس کی توفیق سے، اس کے فضل وکرم سے ہم غلاموں کی مدد بھی فرماتے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال کہتا ہے:

موت کو سمجھے ہیں غافِل اختتامِ زندگی
ہے یہ شامِ زندگی، صبحِ دوامِ زندگی [3]

وضاحت: یعنی وہ غافِل (*Heedless*) لوگ ہیں جو موت کو زندگی کا اختتام (*End*) سمجھتے ہیں، موت (*Death*) اَصْل میں اس دُنیوی ظاہِری زندگی کی شام ہے مگر ہمیشہ کی زندگی (*Eternal Life*) کے لئے ایک نئی صبح ہوتی ہے، یعنی موت کے بعد ایک ایسی زندگی کی ابتدا ہوتی ہے، جس کے بعد کبھی موت نہیں ہو گی۔

1...مسند امام احمد، مسند المکثرین، مسند عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ، جلد:2، صفحہ:530، حدیث:3845۔
2...الزہد الکبیر، فصل فی ترک الدنیا...الخ، صفحہ:165، رقم:373۔
3...مطالب کلام اقبال، ہمایوں، صفحہ:421۔

یا شیخ عبد القادِر جیلانی! شَیْئًا لِلّٰہ!

میاں شیر محمد شَرقپُوری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک ولیِ کامِل گزرے ہیں۔ ایک دِن ایک شخص آپ سے ملاقات کے لئے حاضِر ہوا، یہ آنے والا اَولیائے کرام رَحمۃُ اللّٰہِ علیہم کے مُتعلق وسوسوں کا شِکار تھا، جب یہ آپ کی خِدمت میں حاضِر ہوا تو آپ کا تقویٰ، پرہیز گاری، سنتوں پر عمل وغیرہ دیکھ کر بہت متاثِّر (**Impress**) ہوا، پھر اس کی نظر اچانک دِیوار پر پڑی، وہاں لکھا تھا: یَاشَیخ عَبْدُالْقَادِر جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہ! یعنی اے شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ! اللہ پاک کے واسطے مجھے کچھ عطا کیجئے! یہ دیکھ کر تو وہ غُصّے (**Angry**) ہو گیا، اس نے ناراضگی کے انداز میں اپنے وسوسوں کا اِظْہار کرنا شروع کر دیا۔ میاں شیر محمد شرقپوری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ولیِ کامِل تھے اور اَولیائے کرام رَحمۃُ اللّٰہِ علیہم صاحِبِ قال نہیں بلکہ صاحِبِ حال ہوتے ہیں یعنی یہ کہہ کر کم سمجھاتے ہیں، زیادہ تر کر کے دکھایا کرتے ہیں۔ آپ نے اس کے غصیلے لہجے پر صبر و تحمل (**Tolerate**) کیا، پھر جب وہ شخص جانے لگا تو آپ بھی دروازے تک اس کے ساتھ ساتھ گئے، جب دروازے کے قریب پہنچے تو آپ نے بلند آواز سے کہا: یَاشَیْخ عَبْدَالْقَادِر جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہ! اے شیخ عبد القادِر جیلانی! اللہ پاک کے واسطے کچھ عطا کیجئے! بس اتنا کہنا تھا کہ ایک بہت حسین، خوبصُورت (**Beautiful**) اور صاحِبِ جلال بزرگ ظاہِر ہوئے، ان کا جلال اور رُعب و دَبدَبہ دیکھ کر وہ بدمذہب کانپ گیا، اُن کے حسن کی تاب نہ لا سکا، میاں شیر محمد شرقپوری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مولوی جی! یہی تو شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہیں، جنہیں ہم مدد کے لئے پُکارتے ہیں، یہ مردہ نہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے زندہ ہیں، اسی لئے ہم انہیں پُکارا کرتے ہیں۔ یہ سارا منظر دیکھ کر اس شخص کے وسوسے

دَم توڑ گئے اور وہ توبہ کر کے خوش عقیدہ، عاشقِ رسول و عاشقِ اَوْلیا بن گیا۔[1]

شَیْئًا لِلّٰہِ یَا عَبْدَالْقَادِرِ یَا ساکِنِ بَغْدَاد یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِیْ

کرم چاہئے تیرا، تیرے خُدا کا	کرم غوثِ اعظم، کرم غوثِ اعظم
خدارا ذرا ہاتھ سینے پہ رکھ دو	ابھی مٹتے ہیں غم، اَلَم غوثِ اعظم
خبر لو ہماری کہ ہم ہیں تمہارے	کرو ہم پہ فضل و کرم غوثِ اعظم
کرم سے کیا رہنما رَہزنوں کو	ادھر بھی نگاہِ کرم غوثِ اعظم[2]

شَیْئًا لِلّٰہِ یَا عَبْدَالْقَادِرِ یَا ساکِنِ بَغْدَاد یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِیْ

آخر ولیوں سے کیوں مانگیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے قرآنِ کریم کی آیت سُنی، جس میں بتایا گیا کہ اللہ پاک بھی مدد گار ہے، اس کے محبوب بندے بھی مدد گار (**Helpful**) ہیں۔ اس موقع پر بعض لوگ یہ سُوال کیا کرتے ہیں کہ چلو مان لیا! اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم مدد گار ہیں مگر جب اللہ پاک خُود ہماری سنتا بھی ہے، ہماری مدد بھی فرماتا ہے، پھر آخر ہم بندوں سے مدد مانگیں ہی کیوں؟ صِرْف اللہ پاک ہی سے مدد مانگا کریں۔

بڑا اَہَم سوال (**Important Question**) **ہے**، بہت سارے خوش عقیدہ لوگ بھی اس شیطانی وسوسے کا شِکار ہو جاتے ہیں۔ اس کا جواب کیا ہے؟ آیئے! ایک **حدیثِ پاک** سنتے ہیں۔ **حدیثِ حَسَن** ہے یعنی سند (**Authencity**) کے اعتبار سے اس حدیث میں کلام نہیں، بہت سارے محدِّثین نے اس حدیث کو ذِکْر کیا اور بڑے بڑے عُلَما و مُحَدِّثین نے خود

---

1 ...خلیفۃ اللہ، صفحہ: 355 خلاصۃً۔

2 ...سامانِ بخشش، صفحہ: 123-127 ملتقطًا۔

اس حدیثِ پاک کا تَجْرِبَہ بھی کیا ہے، کیا حدیث شریف ہے؟ سنیئے! بدری صحابی حضرت عُتْبَہ بِنْ غَزْوَان رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو اور ہو بھی سُنْسَان جگہ (**Deserted Place**) پر جہاں کوئی مدد گار نہ ہو، ایسی حالت میں اگر وہ مدد چاہے تو یوں کہے: يَا عِبَادَ اللهِ أَغِيثُونِي، يَا عِبَادَ اللهِ أَغِيثُونِي اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو! اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو![1]

اب دیکھئے! یہ تعلیم کون دے رہا ہے؟ ❁ ہمارے آقا، ہمارے ہادی، ہمارے راہنما صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! دُنیا کی وہ ہستی جو سب سے بڑے توحید پرست ہیں ❁ وہ آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جو سب سے بڑھ کر اللہ پاک کی معرفت رکھنے والے ہیں ❁ وہ آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جو سب سے زیادہ توحید کا چرچا کرنے والے ہیں ❁ **وہ ہادِی و راہنما** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم **ہمیں تعلیم دے رہے ہیں کہ اگر تم ایسی جگہ ہو، جہاں بظاہِر کوئی مدد گار نظر نہیں آرہا، ایسی جگہ اگر مدد چاہئے ہو تو کس کو پُکارو! اللہ کے بندوں کو...!**

غور فرمایئے! کیا محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم (مَعَاذَ الله!) نہیں جانتے کہ اللہ پاک مدد گار ہے تو اسی سے مدد مانگی جائے، انہوں نے ہی تو ہمیں اللہ پاک سے مانگنا سکھایا ہے، یعنی جن محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں اللہ پاک سے مانگنا سکھایا ہے، وہی محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہمیں ترغیب (**Motivation**) دِلا رہے ہیں کہ اللہ پاک کے بندوں سے مانگا کرو! اور بندے بھی وہ جو بظاہِر نظر نہیں آرہے، آنکھوں سے غائِب ہیں، لہٰذا جن کی تعلیم پر اللہ پاک سے مانگتے ہیں، انہی کی ترغیب پر ہم اَولیائے کرام رَحمۃُ اللهِ علیہم سے بھی

---

1 ... معجم الکبیر، ما اسند عتبۃ بن غزوان، جلد:7، صفحہ:48، حدیث:13737۔

مدد مانگا کرتے ہیں۔

ولیوں کی مدد اللہ پاک ہی کی مدد ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بھی یاد رکھئے! **ولیوں کی مدد اَصْل میں غیرُ اللہ کی مدد ہے ہی نہیں، یہ اللہ پاک ہی کی مدد ہے جو ولیوں کے ذریعے سے ملتی ہے۔** جیسے اللہ پاک رَزَّاق ہے، وہی رِزْق دیتا ہے مگر ہر ایک تک رِزْق پہنچنے کے ذرائع (**Sources**) مختلف ہیں ❁ کسی کو دُکان (**Shop**) کے ذریعے رِزْق ملتا ہے ❁ کوئی نوکری (**Job**) کرکے رِزْق لیتا ہے ❁ کوئی اپنا کاروبار (**Business**) کرتا ہے ❁ کسی کو سیٹھ کے ہاتھوں مل رہا ہے ❁ کسی کو گورنمنٹ دیتی ہے ❁ کوئی گاہک (**Customer**) سے وُصُول کرتا ہے، رَزَّاق تو اللہ پاک ہی ہے، دیتا وہی ہے مگر ان ذرائع (**Sources**) سے عطا فرماتا ہے، ایسے ہی مدد اللہ پاک ہی کی ہے، وہ مدد فرماتا ہے مگر اس کی مدد ملنے کے ذرائع مختلف ہیں، کسی کو داتا حُضور کے ذریعے اللہ پاک کی مدد ملتی ہے، کسی کو خواجہ اجمیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ذریعے ملتی ہے اور کسی کو **المدد یاغوثِ پاک** پُکارنے سے مل جاتی ہے۔ دیکھئے! غزوۂ بدر کے موقع پر اللہ پاک نے فِرشتوں کو مدد کے لئے بھیجا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاؕ

(پارہ:9، الانفال:12)

ترجمۂ کنزُالعرفان: یاد کرو اے حبیب! جب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔

یہاں دیکھئے! فرشتے بھی غیرُ اللہ ہیں۔ اللہ پاک نے خُود فرشتوں کو فرمایا: اے فرشتو! ایمان والوں کو ثابِت قدم (**Steadfast**) رکھو! میں تمہارے ساتھ ہوں۔

غور فرمایئے! اللہ پاک نے فرشتوں کو بھیجا، اللہ پاک چاہتا تو فرشتوں کے بغیر ہی مدد فرماتا، اللہ پاک چاہتا تو کافِر اپنے گھروں ہی میں اوندھے ہو جاتے، میدانِ بدر میں آ ہی نہ سکتے مگر اللہ پاک نے فرشتوں کو بھیجا، کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ ہے، وہ رَبّ ہے، وہ قُدْرتوں والا ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی اس سے پوچھنے کی ہِمَّت (**Courage**) نہیں کر سکتا۔

پھر غور فرمایئے! غزوۂ بدر میں مدد کرنے کون آیا؟ فرشتے آئے لیکن اللہ پاک فرماتا ہے:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ (پارہ:4، آلِ عمران:123)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی

مدد کرنے آئے کون؟ فرشتے۔ اللہ پاک کیا فرماتا ہے؟ اللہ نے مدد کی۔ معلوم ہوا: اللہ پاک کے مُقَرّب بندے، اللہ پاک کی عطا سے، اللہ پاک کی دِی ہوئی طاقت (**Power**) سے مدد کریں تو یہ غیرُ اللہ کی مدد نہیں بلکہ یہ اللہ پاک ہی کی مدد ہے جو وہ اپنے بندوں کے ذریعے سے کرواتا ہے۔

ایک گویئے کی ایمان افروز توبہ

ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان فرما رہے تھے، دورانِ بیان اچانک آپ خاموش (**Silent**) ہو گئے اور فرمایا: 100 اشرفیاں پیش کی جائیں گی تو آگے بیان کروں گا۔ اتنا سننا تھا کہ ایک، دو نہیں بلکہ 40 افراد 100، 100 اشرفیاں لے کر حاضِر ہو گئے، آپ نے ایک خوش نصیب سے اشرفیاں قبول فرمائیں اور اپنے خادِم حضرت ابو رضا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دے کر فرمایا: فُلاں قبرستان (**Graveyard**) میں چلے جاؤ! وہاں تمہیں ایک بوڑھا نظر آئے گا، وہ عُود (یعنی موسیقی کا ایک آلہ مثلاً گٹار) بجا رہا ہو گا، یہ اشرفیاں اسے دینا اور اسے

ساتھ لے کر میرے پاس آجانا۔ خادِم نے فورًا حکم پر عمل کیا، جب وہ قبرستان پہنچا تو وہاں ایک بوڑھا موجود تھا، عُود بجارہا تھا، خادِم نے بوڑھے کو سلام کیا اور کہا: حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے تمہارے لئے 100 اشرفیاں بھیجی ہیں، یہ سنتے ہی اس بوڑھے آدمی نے چیخ ماری اور زمین پر گر کر بے ہوش (**Unconscious**) ہو گیا۔ جب ہوش آیا تو خادِم نے کہا: حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ تمہیں یاد فرمارہے ہیں۔ چنانچہ وہ بوڑھا آدمی فورًا ہی ساتھ چل پڑا، جب یہ دونوں حضرات بارگاہِ غَوثیت میں حاضِر ہوئے تو آپ نے فرمایا: اس بوڑھے کو منبر پر لے آؤ! اسے منبر پر چڑھا دیا گیا، اب غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: اپنا واقعہ بیان کرو! بوڑھا بولا: میں جوانی میں بہت اچھا گلوکار (**Singer**) تھا، میری آواز سُریلی (**Melodious**) تھی، لوگ بڑے شوق سے مجھے سنتے تھے، گزر اَوقات بہت اچھی چل رہی تھی، پھر میں بوڑھا ہو گیا، آواز پہلے جیسی نہ رہی، بس اسی وجہ سے میری مقبولیت (**Fame**) کو زوال (**Downfall**) آگیا، اب لوگوں نے میری طرف سے تَوَجُّہ ہٹالی، مجھے سننا چھوڑ گئے، اسی دُکھ میں ایک دِن میں نے سوچا کہ زندہ لوگ میرا گانا نہیں سنتے تو نہ سُنیں، اب میں مُردوں کو سُنایا کروں گا، یہ سوچ کر میں قبرستان چلا گیا، کبھی اس قبر کے پاس، کبھی اُس قبر کے پاس، یُوں گھوم پھر کر میں نے گانا شروع کر دیا۔ اسی دوران میں ایک قبر کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک قبر کھل گئی، اس میں سے ایک شخص نکلا، اس نے کہا: اے شخص! کب تک مُردوں کو سُناتا رہے گا...؟ اپنی فریاد اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کر، بیشک وہ حَیّ وقیُّوم ہے۔ یہ منظر دیکھ کر میں بے ہوش ہو گیا، جب ہوش آیا تو عقل بھی ٹھکانے آچکی تھی، چنانچہ میں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں فریاد پیش کی۔ ابھی رَبِّ کریم کے

حُضور عرض کی ہی تھی کہ آپ کا خادِم پہنچ گیا اور مجھے 100 اشرفیاں عطا فرمائیں۔ اتنا کہنے کے بعد اُس بوڑھے آدمی نے اپنا عُود (یعنی موسیقی کا آلہ) توڑا اور سچّے دِل سے توبہ کر کے نیک انسان بن گیا۔[1]

سُبْحٰنَ الله! **پیارے اسلامی بھائیو!** دیکھئے! اس بوڑھے آدمی نے دُکھ، دَرْد اور پریشانی کے عالَم میں فریاد کس کے حُضُور کی؟ اللہ پاک کے حُضُور...!! اور اشرفیاں بھیج کر اس کی مدد کس نے کی؟ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے...!! معلوم ہوا: مدد اللہ پاک ہی کی ہے، وہی فریاد سننے والا، دُکھی دِلوں کو اطمینان و سکون (**Serenity**) عطا فرمانے والا ہے مگر اس نے اپنی مدد کے لئے ذرائع مختلف رکھے ہیں، **الحمد للہ! نبی، ولی سب مشکل کُشا ہیں، حاجت روا ہیں، مدد کرنے والے ہیں اور ان کی مدد اپنی ذاتی طاقت سے نہیں بلکہ حقیقت (Reality) میں اللہ پاک ہی کی مدد ہے جو ان کے ذریعے کی جاتی ہے۔**

نمازِ غوثیہ پڑھا کیجئے...!

خیر! یہ بات دوپہر کے سورج کی طرح بالکل واضح اور صاف ہے کہ اللہ پاک کے نبیوں، ولیوں اور نیک لوگوں سے ان کی زندگی میں، ان کی وفات کے بعد بھی مدد مانگنا، انہیں اپنا مددگار سمجھنا ہرگز ہرگز بُرا نہیں ہے بلکہ یہ اچھا عمل کئی مشکلات (**Hardships**) کا بہترین حل (**Solution**) ہے۔ **بَهْجَةُ الْاَسْرَار شریف** میں ہے: حضورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے کسی مصیبت (**Trouble**) میں مجھ سے فریاد کی، وہ مصیبت جاتی رہی، جس نے کسی سختی میں میرا نام پُکارا وہ سختی دُور ہو گئی، جو میرے وسیلے سے اللہ پاک کی بارگاہ

---

1 ...بشیر القاری، باب التصوف، نیت صادق کی منفعت اور فساد کی مضرّت، صفحہ: 60-61 خلاصۃً۔

میں اپنی حاجَت پیش کرے، وہ حاجَت پُوری ہو گی، جو شخص 2 رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف (یعنی سُورۂ فاتحہ) کے بعد قُلْ ھُوَاللہ شریف (یعنی سورۂ اِخلاص مکمل) 11، 11 مرتبہ پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھے، پھر بغداد شریف کی طرف 11 قدم چل کر میرا نام پُکارے اور اپنی حاجَت بیان کرے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی حاجَت (**Need**) پُوری ہو گی۔[1]

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غَرَض دَر دَر پھِروں
آپ سے سب کچھ ملا یا غوثِ اعظم دَسْت گِیر[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ نمازِ حاجَت جو حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بتائی، اسے **نمازِ غوثیہ** کہتے ہیں۔ بہت مُجَرَّب (**Proven**) ہے (یعنی اِس طرح نماز پڑھنے کا کئی ایک کو تجربہ (**Experience**) ہوا ہے اور اس کا فیضان ملا ہے)، جب بھی کوئی حاجَت ہو، کوئی مشکل آ جائے، پریشانی ہو، بیماری، قرض داری ہو، یہ نماز پڑھیے! بہتر ہے کہ مغرب کی نماز کے بعد پڑھیے! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وسیلے سے دُعا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! مُراد پُوری ہو گی۔ یہ بھی سمجھ لیجئے کہ پاک و ہند سے بغداد شریف کی سَمت مغرِب و شمال یعنی ***West and North*** کے تقریباً درمیان میں ہے۔

حُسنِ نِیَّت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں | آزمایا ہے، یگانہ ہے دوگانہ تیرا[3]

وضاحت: یہ بات تجربہ شُدہ ہے کہ اِخلاص کے ساتھ نمازِ غوثیہ پڑھی جائے تو ناکامی

---

1 ...بَہْجَۃُ الْاَسْرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم، صفحہ:197۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:548۔
3 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:20۔

(**Failure**) نہیں ہوتی بلکہ جس مقصد کے لئے پڑھی جائے، وہ مقصد پُورا ہوتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گیارہویں شریف کی برکات

پیارے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی مدد اور نگاہِ کرم حاصِل کرنے کا ایک طریقہ گیارہویں شریف بھی ہے۔ الحمد للہ! یہ بڑی گیارہویں شریف کا مہینا ہے، اس ماہ بھی گیارہویں شریف کا اہتمام کیجئے! اور آئندہ ہر ماہ کے لئے اس کی عادَت (**Habit**) بنا لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔ عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: ہم نے جس کو بھی گیارہویں شریف کا پابند پایا ہے، تجربہ ہے کہ ایسا خوش نصیب معاشی (**Financially**) اور روحانی لحاظ سے (**Spiritually**) بھی بہت ترقی (**Promotion**) پاتا ہے۔[1]

ڈوبے جہاز واپس مل گئے

ایک تاجر (**Businessman**) تھا، جو بحری جہازوں (**Ships**) کے ذریعے تجارت (**Trading**) کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ اس نے سامانِ تجارت سے لدے ہوئے کئی بحری جہاز تجارت کے لئے بھجوائے مگر خُدا کی کرنی ایسی ہوئی کہ وہ سب کے سب جہاز سمندر (**Sea**) میں ڈُوب گئے۔ اس کے ملازمین (**Employees**) نے اسے خط لکھ کر سب صُورتِ حال (**Situation**) بتائی تو اس نے بڑے اطمینان اور یقین کے ساتھ جوابی خط لکھا، اس خط کا مضمون کیا تھا، کسی عاشِق نے اسے شعروں کی صُورت میں بیان کیا ہے، اس

1 ...برکات گیارہویں، صفحہ: 20 خلاصۃً۔

نے کہا:

ادا کرتے ہیں شہ کی گیارہویں ہم — ہمیں اس بات کا مُطلق نہیں غم
اسی بحرِ کرامت کے کرم سے — ہو بیڑا پار اس بحرِ اَلَم سے
تعجب ہے ہمیں لکھتے ہیں یہ کیا — مُزَکّٰی مال کیوں ہو غرق میرا
طفیلِ نُوح، بھرِ عزّت و جاہ — جہاز اپنے نہ ڈوبے ہوں گے واللہ[1]

خلاصہ یہ کہ اس نے ملازمین سے کہا: جو جہاز ڈوبے ہیں، وہ میرے نہیں ہو سکتے، تم جہازوں کی تلاش جاری رکھو! چنانچہ خط ملتے ہی ملازموں نے جہاز ڈھونڈنے شروع کر دیئے! آخر جب ساحِل (**Seashore**) پر پہنچے تو دیکھا تمام جہاز سامان سمیت صحیح سلامت موجود ہیں۔

بڑی کی گیارہویں اس سال اس نے — مساکینوں کو بخشا مال اس نے
بھرا کرتا تھا ہر دم شاہ کا دَم — زباں پر تھا فقط اسمِ اعظم

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! گیارہویں شریف کی بڑی برکات ہیں۔ لہٰذا ہر اسلامی مہینے کی گیارہویں شب کو پابندی کے ساتھ گیارہویں شریف کا اہتمام کیا کیجئے! زیادہ مشکل کام نہیں ہے، حسبِ طاقت جتنا ہو سکے، جو ہو سکے کھانا وغیرہ پکا لیجئے! اس پر ختمِ پاک پڑھ کر حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایصالِ ثواب کر دیجئے! ممکن ہو تو یہ کھانا غریبوں میں تقسیم کر دیجئے! خود بھی کھا سکتے ہیں، اَہْلِ خانہ کو بھی کھلا سکتے ہیں۔ یہ اچھا کام کریں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق

1...برکاتِ گیارہویں، صفحہ:25-26 خلاصۃً۔

نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی ہے: Online rohani ilaj & istikhara (آن لائن روحانی علاج اینڈ استخارہ) اس ایپلی کیشن میں ✿ آن لائن استخارہ ✿ آن لائن روحانی علاج ✿ آن لائن کاٹ اور مختلف وظائف یعنی ✿ بیماری سے شفا ✿ غُربت (Poverty) سے نجات ✿ غم (Sadness) سے چھٹکارا ✿ بلاؤں سے حفاظت ✿ اور دُعا کی قبولیت وغیرہ کے وظائف شامل ہیں۔ آپ بھی اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب (Motivation) دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد آہستہ آواز میں آمین کہنا سنّت ہے۔

وضاحت: دورانِ نماز جب امام صاحِب سورۂ فاتحہ کی تلاوت مکمل کرتے ہیں، اس وقت آمین کہنے کے بہت فضائل ہیں۔ بعض لوگ اس وقت آمین بہت اونچی آواز سے کہتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آمین باآوازِ بلند کہنا نماز

میں مکروہ اور خلافِ سنّت ہے۔[1] احادیثِ کریمہ سے بھی یہی ثابت ہے کہ اس موقع پر **آمین** صِرف اتنی ہی آواز میں کہی جائے کہ اپنے کان سُن لیں۔ صحابیٔ رسول حضرت علقمہ بن وائل رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْن پڑھا اور آہستہ **آمین** کہی۔[2] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَا کَرِیْمُ

بستر پر لیٹ کر اللہ پاک کا نام یَاکَرِیْمُ پڑھتے پڑھتے سو جایئے! اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِیْم! فرشتے آپ کے لئے دُعا کریں گے۔[3]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:6، صفحہ:184۔
2 ...ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی التامین، صفحہ:80، حدیث:248۔
3 ...مدنی پنج سورہ، صفحہ:252۔